

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

# نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دُنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد نمبر ۴۴ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہے - ۱۸ فروری سنہ ۱۹۱۶ء | نمبر ۷

## گلدستۂ اخبار

قسطنطنیہ کی ایک تار خبر مظہر ہے - کہ پورٹ نے ایک بل داخل کیا ہے - جس سے کہ فوجی لازمی خدمات ۵۰ سال کی عمر تک کے لوگوں تک وسیع کیجاوے -

پریزیڈنٹ ولسن نے پھر پریذیڈنٹ بننا قبول کر لیا ہے -

کہا جاتا ہے کہ ۱۱ اور ۲۷ جنوری کے درمیان ۴۰۰۰ انگریز منکوحہ آدمی فوج میں داخل ہو گئے ہیں -

تیزی کے ساتھ بھک سے اُڑ جانے والی چیزوں میں آجکل کی روز مرہ بڑھتی ہوئی آگ کو مدنظر رکھتے ہوئے وزیر سامان جنگ نے تمام منیٹے آبکاریوں پر قبضہ کر لیا ہے -

مسٹر ہنڈرسن پھر لیبر پارٹی (مزدوراں) کا صدر نشین منتخب ہوگیا ہے -

روسی گورنمنٹ نے کہدیا ہے کہ ترکی سفیر زیجی کے نزدیک گرفتار ہوگیا تھا - ٹرکی کو بھیج دیا جائے - آسٹروی فوجی افسر متعلقہ سفارت بطور اسیر جنگ روس کو بھیجا جائے گا -

رومی وزیر سگنور سلندرا ماہ مارچ میں پیرس کی سیر کو جائیگا - سگنور برزیلائے اور وزیر جنگ اور مال اُسکے ہمراہ ہونگے -

ڈیلی میل کا کمشنر متعینہ ہالنڈ کہتا ہے کہ جرمنی میں اشیاء خوردنی وغیرہ جانے کو روکنے کی کوشش جو برٹش گورنمنٹ کر رہی تھی - وہ ناکام ہوئی ہے -

سالونیکا میں برٹش کمک اور زیادہ پہونچگئی ہے - فرانسیسی ریلوے کے ساتھ جنوب کی جانب اور زیادہ بڑھتے جاتے ہیں

اخبار فیگارو کہتا ہے کہ ماہ مارچ کے اختتام سے پہلے پہلے ۵۰۰۰۰ سروی کارتوسے سالونیکا میں اتحادیوں کی کمک کو بھیج دیئے جاوینگے -

لاہور کا مشہور و معروف اخبار عام جو بوجوہات چند در چند معرض التوا میں پڑ گیا تھا - عنقریب بڑی آب و تاب کے ساتھ پھر جاری ہونے والا ہے - شائقین اخبار عام بالخصوص اس خبر کے سننے سے مسرور ہونگے -

ایک فرانسیسی بے تار کی خبر مظہر ہے کہ ایک نئی جماعت کو فوج میں بھرتی کر لینے کے بعد رومانیہ کی نقل و حرکت مکمل ہو جائیگی -

لندن کی خبر ہے کہ گورنمنٹ نے فی الحال محکمہ ہوائی جہازوں کے وزارت کے خلاف فیصلہ کیا ہے - اور ایک سکیم قبول کی ہے جس کی رو سے ہوائی مدافعت محکمہ جنگ کے ماتحت فیلڈ مارشل فرنچ کے اختیار میں ہوگی -

لارڈ کچنر چند ایام مغربی فرنٹ پر صرف کر رہے تھے - مگر اب لندن کو واپس چلے گئے ہیں - معائنہ افواج سے اُنکو اطمینان ہے -

تجویز پیش کی گئی ہے کہ لارڈ کرزن محکمہ ہوائی جہاز کے وزیر مقرر ہوں -

# تاربرقیات

لنڈن ۱۴ جنوری - پیرس کا ایک کیونیک رادی ہے کہ گذشتہ شام کو سومے کے جنوب کی سمت فرائز کے نزدیک فرانسیسیوں نے ایک حملہ جرمنوں پر کیا۔ اور جرمن خندقوں کے متعدد حصوں پر قبضہ کر لیا۔ ایک بالمقابل حملہ فرانسیسی آتشبازی سے پسپا کر دیا گیا۔ ہم نے ایک جرمن کمپنی کو محصور کر کے ہلاک کر دیا۔ مگر ایک کپتان اور ۷۰ سپاہی جو باقی بچ رہے تھے مطیع ہو گئے۔ ہم نے بھی اسیران جنگ اور کلدار توپوں کی ایک بڑی تعداد گرفتار کر لی دشمن کے سپاہی بہت ہی مارے گئے۔

لنڈن ۱۴ فروری - پیرس کا دہی کیونیک یہ بھی کہتا ہے کہ شامپین میں جبکہ جرمن تاہور سوپی سڑک کے مشرق کی جانب حملہ کر رہے تھے تو ہم نے دشمن کے نیچے اپنے ہراول میں تین سرنگیں اڑا دیں۔ دشمن نے جو ہماری سہارا خندقوں پر پیشقدمی کی کوشش کی تھی وہ سب رائیگاں گئی۔ مگر باوجود سرنگوں اور توپخانوں کے جرمنوں نے سخت نقصان کے جرمن ہراول میں قایم رہے۔ اس میں سخت گولہ باری کی جنگ ہوئی۔ جرمن پیادہ فوج نے ۲۰۰ گز خندقیں لے لیں مگر فوراً بالمقابل حملہ کرنے سے اس کا بہت سا حصہ واپس لے لیا گیا۔

لنڈن ۱۴ فروری - ایک برٹش کیونیک مظہر ہے کہ لاسیے نہر کے جنوب میں دشمن بڑا سرگرم ہے۔ اور چوبیس گھنٹوں میں اس نے سات سرنگیں اڑا دیں۔ فوسے کے جنوب میں آٹھ سرنگیں اڑا دی گئی ہیں۔ اس سے پہلے تو سخت گولہ باری ہوئی۔ اور بعد میں پیادہ فوج نے ایک چھوٹا سا حملہ کیا چند آدمی ہمارے سامنے کی خندقوں میں آگھسے۔ مگر فوراً دستی لڑائی کے ذریعہ سے باہر کر دیئے گئے کل سترہ ہوائی جنگ ہوئیں۔ دشمن کی ایک ڈبل انجن کی مشین دشمن کی قطاروں میں اتار دی گئی۔ جرمن بے تار کی خبر رپورٹ دیتی ہے کہ ہلکن کی لڑائی میں ۴۰ برطانوی اسیران جنگ گرفتار ہو گئے۔ اس لڑائی میں گیارہ آدمی نہیں ملتے ان میں سے آٹھ کی نسبت خیال کیا جاتا ہے کہ وہ ہلاک ہو گئے ہیں۔ یہ آدمی اس وقت گم ہو گئے جبکہ ہم جرمنوں کا تعاقب کر کے ان کو ان کی خندقوں میں واپس کر رہے تھے۔

لنڈن ۱۴ فروری - پیٹروگراڈ (درز منگا کوہ قاف) ایک کیونیک رادی ہے کہ ہم نے قلعہ ارض روم سے لیا ہے۔ جس میں ایک تصادم واقعہ ہوا جیسا کہ ابھی ذکر ہوا۔ ہم نے بہت سے آدمی گرفتار کر لئے۔ چھ توپیں اور بہت سا سامان جنگ ہمارے ہاتھ آیا۔

لنڈن ۱۴ فروری - پیرس - کہا جاتا ہے کہ کوہ قاف میں ترکی شکست کے بعد قسطنطنیہ میں جنگی قنصل کے درمیان انور پاشا اور جرمن جرنیلوں کے مابین بڑی پرجوش بحث ہوئی۔ انور پاشا اس بات پر اصرار کرتا تھا کہ تھریس اور بلغاریہ میں جو ترکی فوج ہے وہ کوہ قاف کی طرف ضرور بھیج دینی چاہئے۔ مگر جرمن کہتے تھے کہ ترکی فوج کا تھریس میں رہنا ضروری ہے۔

لنڈن ۱۵ فروری - رائٹر کہتا ہے کہ جیمی بے تار کی خبر رسانی اعلان کرتا ہے کہ حبشیوں نے ایسٹ افریقہ پر یورش کرتے ہوئے علاقہ جھیل کیوو میں جرمنوں پر حملہ کیا۔ اور خندقیں لے لیں۔ مگر بعد میں واپس دے بیٹھے۔ جانبین کا نقصان بہت ہوا۔ جنگ تاہنوز جاری ہے۔

لنڈن ۱۴ فروری - روما - آسٹرویوں نے چھ صدیوں کے ایک پرانے گرجا گھر ہے (واقعہ رونا) کو ہوائی جہازوں سے بم پھینک کر نقصان پہونچا دیا۔ اس گرجے کا نام اپالنارے ہے۔ اس پر پوپ بڑا رنجیدہ خاطر ہوا اور اس نے شہنشاہ فرانس جوزف سے اپیل کی ہے۔ کہ گرجوں کو نقصان نہ پہونچایا کرے۔

ایضاً ایضاً - میلان کی خبر ہے کہ آج صبح کے وقت دشمن کے ہوائی جہاز نظر آئے۔ مگر توپوں نے اس کی طرف گولے چلائے۔ اور ایک اطالوی ہوائی جہاز نے بالمقابل حملہ کیا۔ دشمن چند ایک بم کے گولے پھینک کر واپس چلا گیا۔ چھ شہری مارے گئے۔ اور کئی ایک زخمی ہوئے۔ سامان کا نقصان خفیف تھا۔

لنڈن ۱۴ فروری - میلان - آج صبح کی ہوائی یورش سے ۱۳ شخص مارے گئے اور ساٹھ زخمی ہوئے۔

لنڈن ۱۴ فروری - کوپنہیگن - زیپلین نمبر ۲۰ ہے ۱۱ تاریخ کو جزیرہ مانور منڈلاتا ہوا دکھائی دیا۔ اور بہت آہستہ اور زیادہ نیچے اڑ رہا تھا۔ ظاہر تھا کہ اس کے انجنوں کو نقصان پہونچا ہے۔ یہ ہوائی جہاز جنوب کو رخ کئے ہوئے تھا۔ مگر ایک تیز مشرقی ہوا نے اس کو مغرب کی جانب دھکیل دیا۔

لنڈن میں ۱۴ فروری کو بذریعہ ڈاک اعلان کر دیا گیا ہے کہ تمام مجرد آدمی فوجی خدمات کے لئے تشریف لے آویں +





# ایڈیٹوریل نوٹس

## شہیدوں کا خون کلیسیا کا بیج ہے

یہ ایک قدیم کلیسیائی مقولہ ہے۔ جو اپنے منشا کو بخوبی ظاہر کرتا ہے۔ اور تاریخ اس کا ثبوت دیتی ہے۔ مسیحی مذہب کی تاریخ اور اُس کی بنیاد شہادت کے خون پر ہی پڑی ہوئی ہے۔ مسیحی مذہب کے بانی نے جو صلیبی موت برداشت کی وہ اپنے پہلے مدعا و مقصد میں کفارہ والی موت تھی۔ یعنی مسیح نے صلیب پر مر کر جو جان دی وہ بہتوں کے گناہوں کے کفارہ میں دی۔ اور صلیب پر چڑھ کر مسیح نے بہتوں کے گناہ اُٹھا لئے۔ مگر یہ صلیبی موت اپنے دوسرے معنی میں شہادت بھی تھی۔ اپنے ہر دو معنوں میں وہ مسیحی مذہب کی بنیاد اور کلیسیا کا بیج ہے مسیح کے بعد مسیح کے شاگرد شہید ہوئے۔ جن کے خون سے کلیسیا نے پرورش اور نشوونما پایا ۳۲۵ء تک اس شہادت کا خاص سلسلہ جاری رہا جس میں ہزاروں اور لاکھوں نے اپنے ایمان کی خاطر خداوند یسوع مسیح کے لئے جانیں قربان کر دیں۔ یہی سلسلہ اب تک بھی جاری ہے۔ خود ہندوستان ہی میں ۱۸۵۷ء میں غدر کے ایام میں بیج بویا گیا اور بعد اس کے کلیسیا خوب پھلی اور بڑھی اور ثمردار ہوئی۔ کلیسیا کا یہ درخت جو مسیحی شہیدوں کے خون سے اُگا تھا آج بہت بڑا پھلا اور نہایت ہی وسعت پکڑ گیا ہے جس میں لاکھوں کروڑہا پھل ہندوستان ہی میں لگے۔ اور پختہ ہو کر اپنے انجام کو پہونچے اور مالک کے انبار خانہ میں جمع ہو گئے ۱۸۹۹ء سے ۱۹۰۰ء تک چین میں بہت سے پروٹسٹنٹ مسیحی اور مشنری صاحبان نے شہادت کا تلخ مگر بشاشت اور بہجت افزا جام نوش فرمایا۔ اُن شہیدوں کے خون کا بیج چین میں بویا گیا۔ اُس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آج مسیحی کلیسیا کا باغ نہایت ہرا بھرا اور پرثمر موجود ہے۔ اور آئے دن ترقی کر رہا ہے۔

جس طرح جسم کی طاقت اور فربہی اور خوبصورتی خون ہی کے طفیل سے ہے۔ اُسی طرح مسیح کے بدن کلیسیا کی زیست طاقت فربہی خوبصورتی شہیدوں کے خون سے ہے۔ ٹرکی میں جو شہادت مسیحیوں کی معرض ظہور میں آئی ہے وہ بالکل تازہ ہے اور اپنے زبان حال سے اس مقولے کی عملی تصدیق اور تائید کر رہی ہے کہ "شہیدوں کا خون کلیسیا کا بیج ہے" ہندوستانی مسیحیوں پر اگرچہ اس وقت یہ مثل اپنے لفظی معنوں میں صادق نہیں آتی تو بھی دوسری صورت میں تو قربانی بلکہ زندہ قربانی کی ضرورت ہے۔ اور یہ قربانی ہو بھی رہی ہے۔ سینکڑوں اپنے خویش و اقارب۔ جائیداد اور عزت کو چھوڑ کر مسیح کی خاطر ہر قسم کے دکھ سہتے ہیں غیر مسیحی ہر طرح سے اُنہیں ستاتے ہیں مخالفت کرتے ہیں۔ ابتلا میں مبتلا کرتے ہیں نفرت اور حقارت اور ذلت سے پیش آتے ہیں۔ اور مسیحی اُن تمام دکھوں کو ٹھنڈے دل سے برداشت کرتے ہیں ہمارے چاروں طرف مخالف ڈیرہ ڈالے پڑے ہیں اور بڑے سخت گیر اور خونخوار ہیں۔ جو زبان سے قلم سے باہمی برتاؤ سے بڑے زور کے ساتھ میدان کارزار گرم کئے ہوئے ہیں۔ یہ حالت بھی ابتدائی صدیوں کی ایذا رسانی سے کچھ کم نہیں ہے۔ اگر فرق ہے تو صرف اتنا کہ وہ تکالیف صرف جسمی تھیں۔ مگر یہ علمی اخلاقی اور روحانی ہے۔ جیسا اس وقت شہید ہونے کی ضرورت تھی اسی طرح ابھی ابھی زندہ قربانیوں کی ضرورت ہے جب تک روحانی میدان میں بڑی بڑی زندہ قربانیاں نہ ہونگی تب تک ہندوستانی مسیحیوں کی روحانی اور اخلاقی حالت درست نہ ہوگی۔ جب تک ہندوستانی مسیحی اپنی جان اور آرام سے زیادہ مسیحیت کو عزیز نہ سمجھیں گے تب تک اُن کی ترقی اور استواری محال ہے۔

---

## دعائیہ زندگی بسر کرنے کا فائدہ

پرانی تاریخوں میں لکھا ہے کہ شہنشاہ لیون شان اپنے آبا و اجداد کے دستور کے مطابق ایک مرتبہ ختائنگ تی کے مندر میں گیا۔ اور دعا کی کہ میری رعایا آئندہ سال بھر صحیح و سلامت رہے۔ یہ دعا کر کے وہ اپنے مکان کو واپس ہوا۔ لیکن چونکہ اُس کا دل غم سے بھرا ہوا اور آزردہ تھا بیٹا بیمار تھا۔ رستے ہی میں اُس نے دعا کی کہ یا الٰہی میرا بیٹا جو قریب المرگ ہے تندرست ہو جائے۔ اتنا دعا کرنا ہی تھا کہ کوئی شخص نہایت خوبصورت لباس پہنے اس کے سامنے آ کھڑا ہوا اور شہنشاہ سے اُس نے پوچھا۔ اے قوت ور کیا تو اور برکات بھی مانگیگا؟ تو اپنی رعایا کے لئے برکات مانگنے کے لئے صرف ایک مرتبہ آیا کرتا ہے۔ اور اب تو نے اپنے بیٹے کی زندگی مانگی۔ اور یہ عرضیں تیری قبول ہو گئیں۔ لیکن اگر تو ہر روز میرے مذبح پر

آیا کرتا تو اس میں کچھ نہیں کہ تیری رعایا پر روزبروز بلکہ ہمیشہ تک سلامتی کا دور دورہ رہتا اور روز مرہ تیری خیر سیتی رہتی"۔

شہنشاہ نے جواب دیا "نہیں نہیں۔ ایسا نہیں۔ کیونکہ اگر میرا بیٹا زندہ ہے تو بس میری سلامتی ہی سلامتی ہے۔ اور میرے بہادر لوگ میری مملکت کو صلح و سلامتی میں قائم رکھنے کے لئے خدمت کرتے رہیں گے"۔ یہ سنکر وہ اجنبی شخص جو جمیل خوبصورت لباس پہنے ہوئے دکھا تھا اور اس ہوکر چلا گیا۔ کیونکہ وہ بجلی جاتا تھا (اور ایسا ہی ہوا) کہ سال ختم ہونے سے پہلے اور پیشتر اس سے کہ سالانہ دعا کا وقت پھر آئے شہنشاہ کے بیٹے نے باپ کے خلاف علم بغاوت کھڑا کیا اور قوم میں سخت خونریز جنگ و جدل ہوا۔

اس قصہ سے دو قسم کی دعا کی تشریح و توضیح ہوتی ہے۔ بعض لوگ اسی وقت دعا کرتے ہیں جب اُن کو کسی برکت کی ضرورت اور آرزو ہوتی ہے لیکن دوسری طرف ایسے لوگ بھی ہیں جو اپنے آسمانی باپ کے ساتھ روز بروز نہایت نزدیکی اور پرمحبت رفاقت رکھتے ہیں۔ اور ہر گھڑی اور ہر لحظہ پر وہ برکتوں سے مالا مال ہوتے رہتے ہیں۔ ہاں تیسری قسم کی بھی دعا ہے۔ ایسے لوگ بھی ہیں جو دعا مانگنے کو اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ اور دعا کے مطلب کو نہ جانکر دعا کیا کرتے ہیں۔ اُن کا اجر بھی اُن کو ملتا ہے۔ مگر اصل پوچھو تو وہ نہ تو نفس الامر میں دعا ہی ہوتی ہے۔ اور نہ ہی اُس کا اجر اُن کو ملتا ہے۔ جو شخص صرف اس نیت سے دعا مانگتے ہیں کہ ہماری مراد پوری ہو جائے۔ وہ نہ صرف تھوڑا انعام پاتے ہیں بلکہ خدا کے ساتھ اُن کا ایسا قلیل تعارف اور تعلق ہوتا ہے کہ وہ جانتے ہی نہیں کہ کس بات کے لئے اور کس طرح دعا مانگنا چاہئے جب آدمی روز روز دعا میں اس سے بات چیت کرتا ہے۔ تب ہی وہ نہایت ہی اعلیٰ درجہ کی اور اطمینان بخش دعا مانگ سکتا ہے ایسا عالم شخص ہی دعا کے اسرار سے واقف ہوتا ہے۔

---

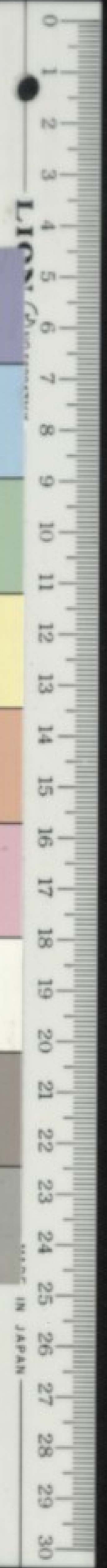
## مشرقی رزمگاہ

ٹائمز کا نامہ نگار مقیم پیٹروگراڈ ۹ جنوری کی ایک خبر میں یوں رقم طراز ہے کہ گلیشیا اور بکووینا میں جرمن فوجوں کی فراہمی اس امر کا یقین دلاتی ہے کہ اس رزمگاہ میں کوئی نہ کوئی گل بہت جلد کھلنے والا ہے۔ اور غیر سرکاری تفصیلات جنوبی پولیسی میں متخاصمین کی موجودہ باہمی پوزیشن پر خاص توجہ دلاتے ہیں۔ خبر موصول ہوئی ہے کہ عنقریب کل بوخوٹسکا و ویگواسٹ سکٹر آسٹرو جرمن فوجوں سے خالی کر دیا گیا ہے۔ اور دشمن کی خندقیں کئی میلوں تک اب ہمارے قبضہ میں ہیں۔ پنسک کے نزدیک اور پولیسی میں بہت سے سکٹر ایسے ہیں جن کے آسٹرو جرمن فرنٹ میں ہم اندگھس گئے ہیں۔ اور اگرچہ برف کے حال ہی میں پگھل جانے کے سبب سے ہمیں بڑی تکلیف ہو رہی ہے۔ تو بھی ہم آگے بڑھتے چلے جارہے ہیں۔ مقام لونینٹیز میں جو اسیران جنگ آئے ہیں کہتے ہیں کہ میدان جنگ میں اور امراض کے ذریعہ جرمنوں کا سخت نقصان ہوا۔ دلدلی علاقوں میں ایک قسم کا سخت انفلوانزا (زکام) پھیل رہا ہے۔ اسیران جنگ یہ بھی کہتے ہیں کہ دشمن نے پنسک خالی کر دیا ہے۔ حتیٰ کہ فوج بھی وہاں سے نکال لی گئی ہے۔ اور اب اس شہر کے مشرقی کنارہ پر جو خندقیں ہیں اُن میں پناہ گزیں ہے۔ روسی اب شہر کی بلندیوں پر قابض ہیں۔ جہاں سے گرداگرد کا علاقہ بخوبی نظر آتا ہے۔ مقام پولیسی کی بلندیوں پر سے جرمن کی موٹر کاریں۔ پانی نکالنے اور دیگر اقسام کی کلیں اور مشینیں دلدلوں کے نیچے بُری طرح سے دبی ہوئی پڑی ہیں۔ اگرچہ کوکل خارتورسک کے علاقہ میں دشمن کو کمک پہنچ جانے کے سبب سے جنگ جاری ہے۔ تو بھی کامیابی کا رخ ہماری ہی جانب ہے۔ جب دشمن متواتر حملات کرنے کے بعد سخت نقصان برداشت کرکے آخری مرتبہ خارتورسک سے پسپا ہوا تو اُن کا بھاگنا کچھ خوف اور ہراسانی کے سبب سے تھا۔ اور روسی گولوں کا چھوٹنا ایسا خوفناک اور دلدوز تھا کہ سپاہی اپنی بندوقیں اور کارتوس اور اپنے بالاپوش بھی چھوڑ چھوڑ کر بھاگنے لگے۔ دشمن اب مقام کووارون کے گرد و نواح کو اپنی بھاری بھاری توپیں اور ذخائر لئے بڑی عجلت اور تیزی کے ساتھ بھاگے جا رہے ہیں۔

---

## ملیریا بخار کا علاج

کلکتہ کے ریورنڈ ڈاکٹر مسویر میڈیکل مشنریز ان انڈیا میں مشورہ دیتے ہیں کہ ہندوستان میں ملیریا بخار کا اسی طرح علاج کرنا چاہئے جس طرح مغربی ممالک میں شراب خوری کا ہوتا ہے۔ ملیریا کے دفعیہ کے خاص مقصد کے لئے سوسائیٹیاں بنانی چاہئیں۔ سوسائیٹیوں کے ممبران کونین کے باقاعدہ استعمال کا عہد کریں۔ ممبر بننے کے کارڈ پر یہ وعدہ رقم کیا جائے کہ میں ہفتہ میں کم از کم ایک مرتبہ کونین کھایا کرونگا۔ اور لوگوں کو بھی اس قاعدہ پر عمل کرنے کی ترغیب دینے میں کوشش کرتا رہونگا۔ نوجوانوں کی سوسائیٹیوں کو اسی قاعدہ پر کام کرنا چاہئے جس کے مطابق بینڈ آف ہوپ وغیرہ کام کرتے ہیں۔ اور بچوں کو اس بیماری میں مبتلا ہونے سے بچائیں اور لوگوں





گو مدرسوں کے ذریعہ سے اس امر کی تعلیم دیں ڈاکٹر میسور کا کامل یقین ہے۔ کہ ملیریا سے بچنے کا نہایت ہی یقینی اور تیر بہدف ذریعہ کونین کا استعمال ہے۔ وہ کہتا ہے کہ کانا میں کوئی بھی ایسا شخص نہیں ہے جو کونین کھانے سے پہلوتہی کرے اور ملیریا سے بچ جائے۔ اور کوئی ایسا شخص نہیں ہے جو روزمرہ بلاناغہ کونین کھاتا ہو اور ملیریا کا شکار ہو جاتا ہو۔

---

## وائی ایم سی اے کا کام میدان جنگ میں

وائی ایم سی اے اگرچہ اُس پائے کی سوسائٹی نہیں ہے جیسی کہ دوسری مشن سوسائیٹیاں ہیں۔ مگر جو کام وہ کر رہی ہیں اُس میں وہ نہایت ہی سرگرمی سے عمل کر رہی ہے۔ اور خوب کامیاب بھی ہے۔ جنگ یورپ میں جو وہ کام کر رہی ہے سر جان ہیوٹ نے حال ہی میں کلکتہ میں ایک پبلک میٹنگ کے درمیان تقریر کرتے ہوئے اس کی بڑی تعریف کی ہے۔ اس کا کام میدان جنگ میں بارہ مرکزوں پر ہے اُن میں سے بعض کا جو خصوصاً فرانس میں ہے۔ اس نے خود معائنہ کیا ہے۔ سر جان ہیوٹ نے نیشنل کونسل کی اس اپیل کی سرگرمی سے حمایت کی ہے جو کونسل مذکور نے ۲۷۰۰۰ روپیہ ماہوار کی خرچ کے لئے کی تھی تاکہ اُس کے ذریعہ میسوپوٹامیہ ایسٹ افریقہ اور ہندوستان میں کام کیا جائے۔ اس فنڈ کے متعلق ہر جگہ چندہ ہو رہا ہے۔ اُس نے اُس مجلسی اور تعلیمی کام کا بھی ذکر کیا جو ایم سی اے ایشن کے سکریٹری ہندوستانی فوجوں میں کر رہے ہیں۔ اور بتایا کہ اس کے سکریٹریوں کی خدمات اور دوستی سے لوگ نہایت خوش ہیں اور بڑی قدردانی اور عزت کی نگاہوں سے اُسے دیکھتے ہیں۔ اُس نے زنانہ کمیٹی کے اس شریفانہ کام کا بھی ذکر کیا جو وہ زخمیوں اور اُن کے رشتہ داروں کی خاطر تواضع کے متعلق کر رہی ہیں۔

---

## ہندوستان میں ہسپتالوں کا آغاز

۹ فروری کو مدراس کے گورنمنٹ جنرل ہسپتال کی نئی عمارت کے افتتاحی جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے سر جان جنرل بزرمن نے ہندوستان میں ہسپتالوں کی اصل اور انکشاف کا بیان کرتے ہوئے کہا کہ مہاراجہ دھیراج اشوک کے زمانہ میں اس کی قلمرو کے اندر کئی ایک ہسپتال اس کی زیر نگرانی قایم اور جاری تھے۔ مگر اس وقت سے لے کر انگریزوں کے ہندوستان میں آنے تک ہندوستان میں کوئی بھی ہسپتال نہ تھا۔ جب انگریز ہندوستان میں آئے تو انہوں نے سنہ ۱۶۶۴ء میں سب سے پہلا ہسپتال اپنے فوجی سپاہیوں کے علاج و معالجہ کے لئے قایم کیا۔ انہیں دنوں میں مدراس اس کام میں ہندوستان کے لئے پہلا نمونہ بنا۔ یہ ہسپتال تو صرف فوجی سپاہیوں کے معالجہ کے لئے مقصود تھا۔ مگر اہل شہر نے بھی اس سے فائدہ اُٹھانے کی غرض سے اس طرف توجہ مبذول فرمائی۔ اس موقعہ پر سنہ ۱۶۶۴ء میں مدراس کا جنرل ہاسپٹل تعمیر ہوا۔ اس وقت سے اس احاطہ کے عرض و طول میں ہر سمت ہسپتال قایم اور جاری ہونے شروع ہو گئے۔

## عجائب سکّے

جانوروں کے چمڑے قدیم زمانہ میں سکوں کا کام دیتے تھے۔ قدیم رومیوں کے درمیان سکوں کی بجائے بھیڑیں اور بیل کام آتے تھے زولو اور کافروں کے درمیان سکوں کے عوض میں بیل مستعمل ہوتے ہیں۔ بیچنی نوگروڈ کے بڑے بڑے میلوں میں ٹین کے سکے مروج ہیں نیوگنی کے ایسے علاقوں میں جہاں آدمیوں کا گذر نہیں۔ لونڈیاں روپیہ پیسہ کے عوض میں استعمال کی جاتی ہیں۔ وسطی افریقہ کے بعض حصص میں روپیہ پیسے کی جگہ لوہے کی سنگیں چاقو نیزہ کی بھالیں اور بیل کی ساخیں مستعمل ہوتی ہیں۔ جنوبی امریکہ کے قلب میں نقد کی جگہ جہاں ناریلوں اور انڈوں کا رواج ہے۔ وہاں چاکلیٹ بھی بطور نقد کے مستعمل ہوتا ہے۔ قدیم یونانیوں میں دھاتوں کے ٹھوس اور گول ٹکڑے بطور نقد مستعمل ہوتے تھے جن پر ان کی قیمت چھپی ہوا کرتی تھی۔ فجی جزائر میں ویل مچھلی کے دانت بطور سکہ مروج ہیں جنوبی بحری جزائر میں سفید پر اور ابی سینیا میں نقد کی جگہ نمک کا استعمال ہوتا ہے۔ آئس لینڈ اور آئرلینڈ کے قوانین میں ابھی تک ایسے قوانین پائے جاتے ہیں جن کی رو سے نقد کی بجائے جانوروں کا استعمال جائز ہے۔ ٹیوٹانک جرمانوں میں اکثر جانور بھی دیئے جاتے تھے۔ سنہ ۱۷۵۰ء کی ابتدائی نو آبادیات کے زمانہ میں تمباکو اور تمباکو کی رسیدیں ہی قانونی سکہ سمجھی جاتی تھیں۔ اُن کے علاوہ اناج اور مچھلیاں بھی اس غرض سے مستعمل ہوتی تھیں۔ تھوڑا ہی عرصہ گذرا کہ ہندوستان ہی میں کوڑیاں بطور سکہ استعمال ہوتی تھیں بلکہ بعض علاقوں میں ابھی تک بکثرت جاری ہیں۔

## موجودہ جنگ کا اثر مذہب پر

یورپ کے موجودہ جنگ نے جہاں تمدنی اور اقتصادی عالم پر اپنا بڑا بھاری اثر ڈالا ہے۔ وہاں مذہبی دنیا بھی اس کے اثرات سے خالی نہیں رہی اخبارات کے مطالعہ سے معلوم ہوگیا ہے کہ ان دو برسوں میں یورپ میں لوگ پیشتر کی بہ نسبت زیادہ سنجیدہ اور نرم دل ہوگئے ہیں۔ لوگ مذہب کی طرف بڑا خیال کرتے ہیں گرجوں میں دگنی چوگنی حاضری عبادت کنندگان کی ہوتی ہے بائیبل اور بائیبل کے متفرق حصے سابق کی نسبت سہ چند اور چہار چند زیادہ فروخت ہوئے ہیں۔ اور ابھی تک بائیبل کی مانگ روز بروز بڑھتی جاتی ہے۔ جرائم گزشتہ کی نسبت نصف سے بھی کم ہوتے ہیں۔ بائیبل نکتہ چینی اور مذہبی فلسفہ کے بارے میں جو خیالات جرمن عالموں کے انگلو سکسن لوگوں میں پہلے نہایت مقبول اور مروج عام تھے ان میں اس جنگ سے بڑی بھاری تبدیلی ہوگئی ہے۔ انگلستان نے بڑے بڑے جرمن اہل خیال کی مدت سے تقلید کی ہوئی تھی اور اس کی حمایت کا دم بھرتا تھا۔ مگر موجودہ جنگ یورپ نے اس میدان میں بڑی بھاری تبدیلی پیدا کر دی ہے اور لوگ اس بارہ میں بڑے آزاد خیال ہوگئے ہیں۔ وہ جرمن برباد کن تنقید اعلیٰ کے مسلمہ اور مقبولہ نتائج کو چھوڑتے چلے جارہے ہیں اور گناہ کے بارے میں جو کچھ کہ خدا کے کلام میں مندرج ہے اس کی حقیقت اور معقولیت کو برابر پہچاننے لگ پڑے ہیں۔ اور اس بات کو حقیقت سمجھنے اور یقین کرنے لگے ہیں کہ یسوع مسیح واقعی دنیا کا نجات دہندہ ہے۔ اور کہ انسان کا فرض کلی ہے کہ وہ خدائے قادر و ذوالجلال کی فرمانبرداری اور تعظیم اپنے قول فعل و خیال سے ہمیشہ کرتا رہے اور ہر بات میں اسی پر اپنا پختہ ایمان اور بھروسہ رکھے

---

## روسی طاقت کے نقصان کی تلافی

اگرچہ ہمیں ٹھیک ٹھیک معلوم نہیں کہ روسی مالی اور فوجی ذخائر کی حالت کیا ہے۔ اور اس جنگ شدید نے اس کی طاقت میں کہاں تک گھاٹا آگیا ہے۔ تو بھی از روئے بیان ٹائمز کے کارسپانڈنٹ مقیمی پیٹروگراڈ معلوم ہوتا ہے کہ باوجود اس قدر پیچھے ہٹتے جانے کے بھی روس کس قدر اہم مشکلات کا نہ صرف سامنا ہی کرتا رہا۔ بلکہ ان پر غالب بھی آگیا ہے۔ اور کس قدر سخت نقصان اس نے اپنے دشمن کو پہونچا دیا ہے نامہ نگار مذکور کہتا ہے کہ مطابق ایک محفوظ تخمینہ کے ہماری انتہار جعت اور ما قبل کے عرصہ میں گلیشیا کی آبادی سے قریباً تین یا چار ملین آدمی مشرق کی طرف نقل مکانی کر گئے ہیں۔ صرف لیمبرگ ہی کی آبادی ۲۰۰۰۰۰ سے گھٹ کر ۳۰۰۰۰ رہ گئی ہے۔ اس طرح آسٹریا میں سے اس کی آبادی کا عنقریب بارھواں حصہ ہمیشہ کے لئے کم ہوگیا۔ ان کی حفاظت اور امداد جنوب مشرقی فوجوں نے کی جو جنرل ایوانوف کے ماتحت میں تھیں۔ پس ظاہر ہے کہ اس طریقہ میں روس میں دو ملین کے .. لگ بھگ دستکاروں اور مزدوروں اور کسانوں کا اضافہ ہوگیا۔ اگر ہم اسیران جنگ کو بھی اس میں شامل کریں تو اس کی تعداد کہیں زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ اس مزید آبادی کے سبب سے روس کی صنعت و حرفت اور حلقہ زراعت میں نمایاں ترقی اور انکشاف پیدا ہوگیا ہے۔ بالمقابل دشمن کو مزدور ہی نہیں ملتے اس لئے وہ روسی اسیران جنگ سے جبراً مزدوری اور بیگاری کا کام لیتا ہے کیونکہ اس کے علاقہ میں تمام ذکور آبادی حتیٰ کہ بڈھے آدمی بھی کمیاب ہیں۔ پھر وہی نامہ نگار کہتا ہے کہ جبکہ ہم نے دشمن کے ملک میں سے اس قدر آبادی کھینچ لی ہے تو دوسری طرف ہماری فوجوں نے دشمن کے سامان جنگ کو بھی متواتر سخت زوال پہونچا دیا ہے جیسا کہ وہ سربرآوردہ سپاہی جو ان فوجوں کو لے آیا ہے مجھے یہ کہنے کی ترغیب دیتا ہے۔ کہ جب تک کہ ہمارے آگے بڑھنے کی توقع کی جاتی ہے ہم آگے جا سکتے ہیں۔ ہماری پر ہنر خصلات برابر ترقی کرتی جارہی ہیں۔ ایک ہی سال کے اندر ہمارا سامان جنگ دوگنا ہو جائے گا۔ کچھ مضائقہ نہیں کہ خط مدافعت کی وسعت کس قدر ہے کیونکہ جنگ کے نتیجہ کا فیصلہ اس امر پر نہیں ہوگا کہ کس قدر علاقہ جات پر قبضہ ہوگیا ہے۔ بلکہ اس بات پر کہ دشمن کا مالی اور فوجی نقصان کس قدر ہوا ہے اور ہم اپنی طاقت اور ملک کی اس مستعدی پر خاموشی اور صبر کے ساتھ بھروسہ رکھتے ہیں جو وہ تمام آنے والے خطرات کو برداشت کرنے میں ظاہر کر سکتا ہے۔ ساتھ ہی اس کے ہمیں شمہ بھر بھی اس امر کا شک نہیں ہے کہ ہمارے اتحادی بھی ہمارے ہم خیال ہیں اور کہ وہ نہایت سخت ٹوٹا ٹک دشمن کو نیچا دکھانے میں اپنے ہمراہیوں کے عجیب و غریب ذخائر اور استقلال کو استعمال کرنے میں حتی الوسع ساعی اور کوشاں رہیں گے +

---

# مراسلات

## احمد شاہ کا عمدہ فیصلہ

## فہمیدہ بیگم کی مایوسی

دوسرے روز جب فہمیدہ بیگم نے دیکھا کہ ملکہ کے واپس جانے کا وقت قریب ہے۔ اور اُسے دین حق کی طرف ہدایت کرنے کے متعلق میں نے اب تک کچھ بھی نہیں کہا تو خود اس مضمون پر گفتگو کرنے کا مصمم ارادہ کرلیا اور چونکہ رحمت کے باہر چلے گئے تھے۔ اس لئے اب کوئی رکاوٹ باقی نہ تھی۔ چنانچہ گفتگو کے شروع میں فہمیدہ بیگم نے پوچھا "ملکہ اب تمہاری عمر کیا ہے"؟

ملکہ نے کہا "میں اپنی آئندہ سالگرہ پر اٹھارہ سال کی ہو جاؤں گی"۔ فہمیدہ بیگم نے بڑی حیرت سے کہا "اٹھارہ سال! میری تو اٹھارہ سال کی عمر سے بہت پہلے شادی ہو چکی تھی۔ تمہارے آبا کا کیا خیال ہے؟ کیا کوئی بندوبست کیا ہے"؟ اس پر ملکہ نے مسکرا کر کہا "میں نے بچپن میں اپنے والد صاحب سے وعدہ کیا تھا کہ ہمیشہ اُن کیساتھ رہوں گی۔ کیونکہ اُن کے ساتھ رہنا سب سے زیادہ مرغوب اور خوشی کا باعث ہے"۔ "بیٹی یہ کیا بیوقوفی کی بات ہے! بیشک اور لڑکیوں کی طرح تمہاری بھی شادی ہوگی۔ سنو میں تم کو ایک راز کی بات بتاتی ہوں۔ جو جب تک میں اجازت نہ دوں تمہیں کسی کو نہیں بتانا چاہئے۔ اپنے باپ سے بھی اس کا مطلق ذکر نہ کرنا۔ جب تم چھوٹی لڑکی تھیں اُسی وقت سے میں نے ارادہ کیا تھا کہ میں تم کو اپنی بہو بناؤں گی اور اب شاہنشاہ حسین نے تم کو دیکھ کر مجھے پھر یاد دلائی ہے اور وہ چاہتا ہے کہ میں فوراً بندوبست کروں"۔

یہ سنکر ملکہ نے نہایت پریشانی سے کہا "نہیں چچی ہرگز نہیں۔ آپ جانتی ہیں کہ یہ انتظام کبھی ممکن نہیں ہو سکتا۔ شاید آپ یہ بات بھول گئیں کہ میں مسیحی ہوں۔ مہربانی سے آپ اس خیال کو بالکل چھوڑ دیجئے"۔

فہمیدہ بیگم نے کہا "میں اس خیال کو ہرگز نہیں چھوڑ سکتی۔ میں ضرور یہ انتظام کروں گی۔ تمہاری ماں نہیں ہے اور تمہارا باپ اس دنیا کے معاملات کو بالکل نہیں سمجھتا۔ اس لئے میرا فرض ہے کہ تمہاری بہتری اور بہبودی کا خیال رکھوں"۔ اس سے ملکہ نے اور بھی پریشان ہو کر کہا "لیکن چچی کیا آپ اس بات کو پسند کریں گی کہ آپ کا بیٹا کسی مسیحی لڑکی سے شادی کرے"؟

فہمیدہ بیگم اس طرح کے سوال و جواب کی کبھی برداشت نہ کرسکتی تھی۔ اُس نے بہت خفا ہو کر جواب دیا "نہیں میں اُسے ہرگز ہرگز ایسا نہ کرنے دوں گی۔ لیکن مسیحی کے لئے مسلمان ہو جانا مسلمان کے مسیحی ہونے سے بہت آسان ہے۔ اور دین حق کو قبول کرنے میں تمہارے سامنے کوئی روکاوٹ بھی نہیں۔ تم بچپن میں جب کچھ سمجھتی بوجھتی نہ تھیں زبردستی مسیحی بنائی گئی تھیں"۔

ملکہ نے رو کر کہا "چچی مہربانی سے آپ ایسی باتیں نہ کہیئے۔ اگرچہ میں چھوٹی لڑکی تھی تو بھی آپ جانتی ہیں کہ چھوٹی لڑکیاں بھی محبت کر سمجھ سکتی ہیں۔ اور میرے مسیحی ہو جانے کا سبب فقط یہی تھا کہ میں خداوند یسوع کو پیار کرتی تھی"۔

فہمیدہ بیگم نے کہا "اری نادان لڑکی کیا بے وقوفی کی باتیں کرتی ہو جس کو تم نے کبھی دیکھا بھی نہیں اُسے کیسے پیار کرسکتی ہو؟ اگر کر سکتی ہو تو امام حسین کو پیار کرو جو اپنے تمام رشتہ داروں اور چھوٹے چھوٹے معصوم بچوں سمیت شہید ہوئے"۔

چونکہ ملکہ کا دل بہت ہی آزردہ تھا اس لئے اُس نے کچھ جواب نہ دیا اور اُس کی چچی پھر کہنے لگی "کہو پھر میں تمہاری منگنی کا بندوبست کب کروں؟ افسوس ہے تم سے ایسا سوال کر رہی ہوں جو کہ مناسب نہیں۔ لیکن مسیحیوں سے معاملہ کرنے میں کوئی کیا کرے۔ اُن کے طریقے ہم سے بالکل مختلف ہیں"۔

اس پر ملکہ نے کہا "چچی مہربانی فرما کر مجھ سے اس مضمون پر گفتگو نہ کیجئے۔ کیونکہ اگرچہ میں مسیحی ہوں تو بھی اس امر کے متعلق کچھ بھی نہیں کہنا چاہتی آپ میرے والد سے پوچھ کر دیکھ لیجئے وہ کیا کہتے ہیں"۔

بیگم صاحبہ نے ناراض ہو کر کہا "میں اس سے کیوں پوچھوں؟ کیا اسی نے تم کو ہم سے جدا نہیں کیا؟ میں اگر تم کو اس قدر پیار نہ کرتی ہوتی تو تم سے پھر کبھی کلام تک نہ کرتی۔ میں خیال کرتی تھی کہ تم زیادہ عقلمند ہو ورنہ میں تم کو اپنی بیٹی بنانے کا نام بھی نہ لیتی۔ میں تو زیادہ تر کوئی ایسی فرمانبردار اور حلیم لڑکی پسند کروں گی جو اپنی مرضی پر چلنے کی جگہ میری مرضی پر چلے۔ میں تو اب تم سے اپنے ہاتھ دھو بیٹھی۔ تم کسی نیچ ذات کے عیسائی سے شادی کرنا جیسے تمہارا باپ تمہارے لئے پسند کریگا"۔

ملکہ نے کچھ جواب نہ دیا۔ کیونکہ اُس کا

دل چسپی کی ناراضگی کی باتوں سے بہت ہی آزردہ تھا۔ اور اس مضمون پر زیادہ گفتگو اور بحث کرنا اُسے بالکل پسند نہ تھا۔

جب اُس کا باپ اُسے لینے آیا تو وہ اُس کے ساتھ واپس جانے کو بہت ہی خوش تھی۔ اس موقع پر فہمیدہ بیگم نے اپنے دیور سے اپنی ناراضگی چھپانے کی کوشش نہ کی اور دونوں کی حالت دیکھکر وہ فوراً سمجھ گیا کہ چچی بھتیجی میں خیر نہیں گزری۔ راستے میں تو کچھ زیادہ گفتگو نہ ہوئی لیکن گھر پہونچ کر امیر علی نے بیٹی کو اپنے دفتر میں بلایا اور اپنی چچی سے ملاقات کا حال پوچھا۔

ملکہ اب تک بہت پریشان و آزردہ خاطر تھی اور پورا قصہ صاف صاف سنانے کو تیار نہ تھی لیکن وہ بخوبی سمجھ گیا کہ فہمیدہ بیگم نے کون سی بات پیش کی جس سے ملکہ رنجیدہ ہوئی۔

امیر علی نے کہا سو آخر کار اُس نے سوچا کہ تم کو بھی مسلمان بنا دے۔ ملکہ نے فوراً کہا ہاں۔ لیکن وہ اس میں کبھی کامیاب نہ ہوگی۔ وہ مجھے کبھی اس بات پر آمادہ نہیں کر سکتی۔ کہ آپ سے جدا ہونا پسند کروں اور مجھے مسیح سے جدا کرنا اس سے بھی زیادہ مشکل ہے۔ ابا کیا آپ کو یاد نہیں کہ میں بچپن میں کہا کرتی تھی کہ ہمیشہ آپ کے ساتھ رہوں گی۔ اور اب بڑی ہو کر بھی میری سب سے بڑی آرزو یہی ہے کہ آپ کے ساتھ رہوں۔

امیر علی نے بڑے پیار سے بیٹی پر نظر کی اور کہا بیٹی میری بھی سب سے بڑی آرزو یہی ہے۔ فہمیدہ بیگم یا کوئی اور کبھی ہم کو ایک دوسرے سے جدا نہیں کر سکیگا۔ لیکن دل میں جانتا تھا کہ شاید کبھی وہ وقت آجائیگا جب اُس سے جدا ہونا منظور کریگا ✣

# ہمارے نوجوان اور اُن کی تعلیم

نمبر ۱

خُدا کے فضل سے ہمارے ملک میں کئی ایک بورڈنگ اسکول اور ہوسٹل ہمارے مسیحی نوجوان لڑکوں کی تعلیم کے لئے قائم ہیں مثلاً پنجاب میں۔ بیرنگ ہائی سکول بٹالہ اور سی بی ہائی سکول لودیانہ۔ یوپی میں سنٹ جانس کرسچن ہوسٹل آگرہ۔ ریڈ کرسچن ہوسٹل لکھنو۔ جمنا مشن ہوسٹل الہ آباد۔ وغیرہ وغیرہ۔ جہاں پر ہمارے دریادل یوروپین مسیحی بھائیوں اور بہنوں کی امداد سے ہزارہا روپیہ کی لاگت پر ہمارے نوجوانوں کی تعلیم کا ایسا اعلیٰ انتظام کیا گیا ہے کہ ہندو مسلمانوں کو سالہا سال کی کوشش کے بعد بھی نصیب نہیں ہو سکتا۔ مثلاً میں آگرہ سنٹ جونسن ہوسٹل کا مختصر بیان اس غرض سے کیا چاہتا ہوں کہ ناظرین کو ان بورڈنگوں کا کچھ اندازہ ہو سکے۔ یہ فخر سے کہا جا سکتا ہے کہ یہ ہوسٹل بھی اپنی قسم کا اکیلا ہی ہوسٹل یوپی میں موجود ہے۔ جسے ہمارے غیرمسیحی بھائی نہ صرف حسرت بھری نگاہوں سے دیکھتے۔ بلکہ مسیحی محبت اور برادرانہ انس کی داد دیتے ہیں۔ ہوسٹل کی عمارت نہایت وسیع عالیشان اور پُرفضا ہے۔ لایق اور تجربہ کار اُستادوں کے علاوہ کھانے وغیرہ کا انتظام نہایت قابل تعریف ہے۔ طالب علموں کی حفظ صحت کے خیال سے ایک بڑا وسیع تیرنے کا حوض۔ سفید اینٹ کی نہایت صاف اور ستھری لیٹرینیں ہیں۔ ایک عمدہ لائبریری ریڈنگ روم اور ڈسپنسری کے علاوہ عبادت کے لئے ایک خوبصورت چیپل اور مختلف قسم کی لٹریری اور دینی جلسوں کے لئے ایک کلب روم موجود ہے تیل کے لیمپوں کی بجائے بجلی کی روشنی کا انتظام ہے جس کے سبب ہوسٹل کا اپنا پاور ہوس موجود ہے۔ طالب علموں کی اخلاقی اور تعلیمی بہبودی کا اتنا خیال رکھا جاتا ہے۔ کہ دو گریجویٹ وارڈنس اور تین اُستاد رات دن ہوسٹل ہی میں رہتے ہیں اور خدمت کرتے ہیں۔ اور سچ تو یہ ہے کہ جیسے نیک چلن اور خوش اخلاق لڑکے آجکل اس ہوسٹل میں موجود ہیں شاید ہی کسی اور بورڈنگ میں نظر آئیں گے۔ باوجود ان تمام آسائش اور بہبودی کے سامان کے ماہواری فیس فقط چھ روپیہ ہے جس میں کھانا دھوبی۔ درزی وغیرہ سب شامل ہے بعض ناظرین جن کو یہ خرچ بھی زیادہ معلوم ہوتا ہو یہ خیال رکھیں کہ غیرمسیحی طالب علموں کو اوّل تو بورڈنگ نصیب ہی نہیں ہوتا اور ہوتا بھی ہے تو نہ صرف انہیں اپنی خوراک پر ہی سات سے دس روپیہ تک خرچ آتا ہے بلکہ دو یا تین روپیہ ماہوار صرف بورڈنگ کی رہائش ہی کے لئے ادا کرنا ہوتا ہے۔ باقی ویسے غیرمسیحی بورڈنگوں کی اخلاقی حالت سے تو ناظرین خود ہی واقف ہوں گے۔ مذکورہ بالا بیان سے ناظرین کو معلوم ہو سکتا ہے کہ کس قدر خرچ پر خدا کے بندوں نے یہ اسکول صرف دیسی مسیحیوں کی بہبودی کے لئے جاری کر رکھے ہیں۔ جہاں پر نہ فقط فیسیں ہی قلیل ہیں بلکہ غریب طالب علموں کو وظیفے بھی دیئے جاتے ہیں ان میں سے اکثر اسکولوں میں طالب علموں کے والدین سے سال بھر میں فیسوں کے ذریعہ اتنا روپیہ بھی وصول نہیں ہوتا کہ جس میں اُن کے کھانے کا بھی پورا خرچ نکل سکے۔ ذرا غور فرمایئے۔ ہر ایک روپیے پیچھے جو کہ والدین اپنے لڑکوں کے لئے دیتے





ہیں سکول دو روپے اپنی گرہ سے دیتا ہے۔

گر حیف عزیزو ہماری بدقسمتی پر کہ باوجود خدا سے اتنی برکتیں پانے کے نہ ہم کافی طور پر شکر گزار کیا بلکہ قدر شناس بھی نہیں ہوتے جو کچھ ہمیں حاصل ہے اُسے خدا کی بخشش نہیں بلکہ اپنا حق قرار دیتے اور جو کچھ ہمیں حاصل نہیں اُسے خدا کی مرضی کے بجائے اپنی حق تلفی گردانتے ہیں۔ آجکل ہماری حالت بالکل بنی اسرائیل کی سی ہو رہی ہے۔ جوں جوں خدا کے جود و کرم ہم پر زیادہ ہو رہے ہیں توں توں ناشکر گزاری اور حرص بھی ترقی کرتی جا رہی ہے۔ مجھے نہایت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ہمارے نوجوان بچوں کی تعلیم کے لئے اتنی سہولتیں مہیا ہونے کے باوجود بھی باز ہمیں اُن کی تعلیم کا مطلقاً خیال ہی نہیں یا اگر ہے تو بہت کم اور شاید وہ بھی دنیاوی فائدے اور فضیلت کے خیال سے شاید آپ یہ کہیں گے کہ ہمیں یہ بالکل غلط ہے۔ کیونکہ بمقابلہ دوسرے دینی فرقوں کے مسیحی زیادہ تعلیم یافتہ ہیں۔ اُس کا جواب یہ ہے۔ ہاں بیشک مگر عموماً ہمارے جوان پانچویں چھٹی یا حد انٹرنس تک ہی پہونچتے ہیں جنکو کہ تو بھی تعلیم یافتہ کے زمرے میں شامل ہیں گر اعلے درجے کی تعلیم تک پہونچنے والے گاہے گاہے ہی نظر آتے ہیں۔ اور اگر آپ یہ دریافت کیا چاہیں کہ ایسا کیوں ہے تو میرا جواب ہے کہ ابھی تک ہم دیسی مسیحیوں نے بورڈنگ سکولوں اور ہوسٹلوں کے خاص فایدوں کو نہیں سمجھا اور نہ ہی ہم سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اگر ہمیں مناسب قدر دانی ہوتی تو ہرگز آج ہمارے بورڈنگ سکولوں میں نمبر کم ہونے کی شکایت نہ ہوتی۔ اکثر کہا جاتا ہے کہ آجکل فلاں فلاں سکول کا سٹاف اچھا نہیں یا کھانے وغیرہ کا انتظام تسلی بخش نہیں۔ آپ خود ہی سوچ سکتے ہیں۔ کہ جس مدرسے میں ۱۲۵ طلبا کی گنجائش ہو اور صرف اُس میں چالیس یا پچاس ہی ہوں تو کہاں تک لائق سٹاف اور کھانے وغیرہ پر سکول اپنی گرہ سے خرچ کر سکتا ہے اور کرے بھی تو کب تک۔ دو تین سال تک شاید ایسا ہو سکے لیکن اگر زیادہ عرصے تک یہی حال رہے تو آخر نہ صرف فنڈ ہی ختم ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ بلکہ سکول کے بانی ہی اسبات میں راضی نہیں ہوتے کہ اتنا زر کثیر ایک ایسے کام میں خرچ ہو جس کی لوگوں کو پوری قدر بھی نہ ہو۔ (راوگسٹ)

---

# بار کنونشن

## کا دوسرا اجلاس

پنجاب کے تمام مسیحی سیالکوٹ کنونشن سے ہرگز ناواقف نہیں ہیں۔ اور نیز اس بات کے بھی شاہد ہیں کہ اس کنونشن کے وسیلے لوگوں نے کس قدر روحانی فیض و برکات حاصل کئے چونکہ بہت دیہاتی لوگ دوری کے باعث وہاں کم جاتے ہیں۔ اس واسطے بعض دین داروں نے اسبات کو محسوس کیا ہے کہ خصوصاً بار میں ایک کنونشن ہوا کرے۔ جس کا نام بار کنونشن ہو۔ گذشتہ سال اس کنونشن کا پہلا اجلاس موضع مٹیمن آباد ضلع لائل پور میں ہوا تھا۔ امسال اس کا دوسرا اجلاس مقام مارٹن پور چک نمبر ۳۷۱ ضلع گوجرانوالہ تاریخ ۷ مارچ ۱۹۱۶ء سے شروع ہوگا اور اس کی پہلی میٹنگ گرجا گھر مارٹن پور میں ۷ بجے شام منعقد ہوگی۔

اس واسطے اس کنونشن میں دیگر علاقہ جات سے بھی لیکچرار بلوائے گئے ہیں جو کہ خاص کنونشن کے کام میں تجربہ کار اور سرگرم ہیں اب بذریعہ اشتہار ہذا ہر خاص و عام کو دعوت دی جاتی ہے کہ اس کنونشن میں تشریف لا کر خود فائدہ اُٹھا دیں اور دوسروں کو فیض پہونچا دیں۔ اس واسطے یہ ضروری التماس ہے کہ ہر دیندار اپنی اپنی دعاؤں میں زور سے سفارش کرے۔ کیونکہ کلیسیا میں روحانی بیداری کی از حد ضرورت ہے۔

## ضروری ہدایات

(۱) خوراک اور رہائش کا انتظام سیالکوٹ کنونشن کی مانند بازاری نرخ پر ہوگا۔

(۲) چارپائیوں کے واسطے پاسٹر مارٹن پور کو ایک ہفتہ پہلے اطلاع دینی ضروری ہے۔

(۳) ریلوے سٹیشن سچیانہ۔ از سچیانہ سٹیشن تا گنگا پور ٹرالی۔ فی ٹکٹ ایک آنہ۔

**المشتہر:** کنٹرول پاسٹر مارٹن پور چک نمبر ۳۷۱ ضلع گوجرانوالہ۔

---

# ٹمپرنس سوسائٹی پٹھانکوٹ

۱۶ جنوری ۱۹۱۶ء کی شام کو ٹمپرنس سوسائٹی پٹھانکوٹ کا ایک جلسہ سجانپور کے بورڈنگ ہاؤس میں فراہم ہوا۔ بورڈنگ ہاؤس ہر ذات کے حاضرین سے خوب بھرا ہوا تھا۔

مس کیمبل صاحبہ کرسی نشین تھیں ابتدائے جلسہ میں آپ نے خدا سے دعا مانگی کہ اس جگہ کے لوگ اس کی برکتوں سے مالا مال ہوں۔ اور کہ وہ شراب یا کوئی اور منشی شئے کو نہ ہی ہاتھ لگائیں۔ اور نہ چکھیں۔ اس کے بعد تجربہ کار ڈاکٹروں اور علما کی تقریروں سے

ثابت کیا گیا کہ شراب خوری اور دیگر منشیات میں کس قدر نقصانات اور خطرات پائے جاتے ہیں اور کہ اخلاق کو اِن چیزوں سے کس قدر دھکا لگتا ہے۔ ساتھ ہی اس کے وہ ذرائع اور علاج بتائے گئے ہیں جن سے کہ آدمی ان موذی دشمنوں کے پنجے سے رہائی پا اور باصحت اور دولت مند بن سکتا ہے۔ اس ہی مضمون پر منشی مہر بخش اور ہیڈ ماسٹر صاحبان نے اُردو زبان میں عمدہ عمدہ اور نصیحت آموز نظمیں پڑھی ہیں۔ بعد ازاں نمبردار لالہ پرمیشری داس نے جلسہ میں بڑی دلچسپی لی اور ایک پر اثر گیت گا کر حاضرین جلسہ کو مسرور کیا۔ لوگوں نے تالیاں بجا کر اظہار مسرت کیا۔

سجانپور ٹمپرنس سوسائٹی کے سکرٹری نے مس کیمبل صاحبہ اور تحصیلدار صاحب لالہ لاچند صاحب کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے باوجود سخت سردی اور سفری تکالیف کے پٹھان کوٹ سے تشریف لا کر جلسہ کی رونق کو دوبالا کیا۔ آخر میں خدا کی دعا کی کہ وہ یورپ میں دشمنوں پر پوری پوری فتح عنایت کرے۔ میر مجلس صاحبہ کی بخشش کریں ایک رائے پاس اور جلسہ برخاست ہوا۔

بے کشن سکرٹری ٹمپرنس سوسائٹی
سجانپور۔

---

## سکولوں میں سگریٹ نوشی

آجکل ہمارے ملک میں تمباکو نوشی کا اس قدر رواج ہو گیا ہے۔ کہ بچے۔ عورت مرد۔ بوڑھے سب اِس کو منہ لگائے رکھتے ہیں۔ بزرگوں اور بڑوں کو حقہ پیتے دیکھ کر سب جوان اور بچے بھی پینے لگ گئے ہیں۔ حالانکہ تمباکو نوشی سے گرمی اور خشکی بدن میں زور کر جاتی ہے اور تھوڑا سا کام ورزش کا بھی کرنے سے سانس پھول جاتا ہے۔ بلکہ حقہ نوش محنت کا کام کرنے اور دوڑنے بھاگنے اور ورزش سے رہ جاتے ہیں۔ کیونکہ حقہ نوشی سے انسان کے پھیپھڑے میں تازہ آکسیجن یا ہوا کا دورہ خراب طور سے ہوتا ہے چونکہ پھیپھڑوں کو تازہ دم رکھنے کے لئے تازہ ہوا کی آمد و رفت ضروری ہے۔ اسواسطے اس اصول کو مدنظر رکھکر حقہ اور تمباکو کا ترک کرنا بہت ہی ضروری اور فائدہ مند ہے۔ بعض لوگ کام کاج کرتے اور رفع حاجت کو جاتے وقت بھی حقہ کو منہ میں لیکر جاتے ہیں۔ ایسی عادات سے یہ لوگ کئی ایک بیماریوں میں مُبتلا ہو جاتے ہیں۔ خاص کر کھانسی دمہ۔ اور ادھرنگ یا مرگی جس کو صرع کہتے ہیں مُبتلا پائے جاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کا بدن سوکھ کر کانٹا ہو جاتا ہے۔ اور اعضا رئیسہ آہستہ آہستہ سب ناکارہ ہو جاتے ہیں۔ دل کو طاقت دینے۔ اور طحال اور جگر کو قوت بخشنے۔ اور خون کو صاف چلانے کے لئے ایسی نشیلی چیزوں سے پرہیز درکار ہے۔ کیونکہ جب مذکورہ بالا اعضا نکمے ہو جاتے ہیں تو معدہ اور دماغ خود بخود خراب ہو جاتے ہیں۔ بعضے لوگ اس قدر حقہ و تمباکو سے مانوس ہیں کہ جب تک اُن کو پی نہ لیں۔ اُن کو رفع حاجت کا ہونا مشکل ہو جاتا ہے۔ اکثر لوگوں کا قول ہے۔ کہ حقہ نوشی سے بلغم اکھڑ کر باہر نکل جاتی ہے۔ حالانکہ معدہ کے اندر گرمی اور خشکی پیدا ہونے سے کمزوری اور بلغم خود بخود پیدا ہوتے آتے ہیں۔ اور اس طرح اُن کو کھانسی سے نکالنے پر پھیپھڑے روز بروز کمزور ہوتے جاتے ہیں۔

سکولوں میں بھی خاموشی اور خفیہ طور پر بہت سے لڑکے سگریٹ نوشی کرتے ہیں جس سے طلبا کی صحت روز بروز خراب ہوتی جاتی ہے۔ مناسب یوں ہے کہ اس بُری عادت کو خاصکر طلبائے سکول سے دور کر دیا جاوے۔ بلکہ جہاں تک ممکن ہو ٹیچروں کو بھی طلبا کے سامنے حقہ نوشی سے باز رکھا جائے۔

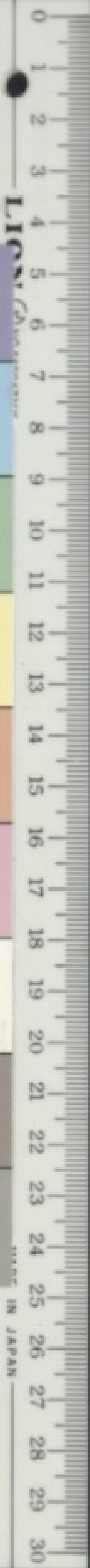
آجکل ٹمپرنس سوسائٹی امرتسر و پٹھان کوٹ نے اس قسم کے ریزولیوشن پاس کئے ہوئے ہیں۔ اور بحضور جناب لفٹنٹ گورنر صاحب پنجاب روانہ کر دیئے ہیں۔ جن کی تاثیر سے سکولوں میں ٹمپرنس وچار۔ اور ٹمپرنس قایم رکھنے کے لئے سرکلر جاری ہو گئے ہیں۔ اسی طرح کے سرکلر ایک دفعہ آگے بھی جناب مسٹر ڈبلیو بیل صاحب ایم۔ اے ڈائرکٹر تعلیم کے عہد میں جاری ہوئے تھے۔

اگر سکولوں کے ہیڈ ماسٹر اور طلبا کے سرپرست یا وارث خاصکر طلبا میں سے یہ عادت بد کو دور کرانا چاہیں تو آسانی سے سگریٹ نوشی کا قلع و قمع ہو سکتا ہے۔

اور اگر اسی طرح بچوں کے پاس سگریٹ فروخت کرنے کے لئے ممانعت کا سرکاری قانون مقرر ہو جاوے تو اُمید ہے کہ رفتہ رفتہ سگریٹ نوشی اور حقہ بازی دور ہو جاویگی۔

حقہ نوش اپنے منہ کا ذائقہ تازہ کرنے کے لئے بھر چائے اور چٹنی و مربے تک بڑھتے بڑھتے شراب نوشی تک عبور کرتے ہیں۔ جس سے اُن کی صحت خراب ہو رہی ہے۔

خاصکر سکولوں میں سے سگریٹ نوشی کو بند کرنا چاہیے تاکہ اِس کا بُرا اثر آنے والی نسلوں سے دور رہ سکے۔ سگریٹ نوشی سے گلا خراب ہوتا ہے۔ ہونٹ پھٹ جاتے ہیں۔ بلکہ اکثر





ضعف مثانہ پیدا ہو کر سلسل البول کی امراض پیدا ہو جاتی ہیں۔ اور کھانسی پیدا کر دینا تو سگریٹ نوشی کا ایک آسان جادو ہے

میں اُمّید کرتا ہوں کہ ہمارے اخبار کے ناظرین ہمارے اس نوٹ سے فائدہ اُٹھا کر حقہ نوشی اور سیگریٹ بازی سے خود بھی پرہیز کرینگے اور اپنی اولاد کو بھی اس کے نقائص سے آگاہ کرتے رہیں گے۔

تمباکو نوش را سینہ سیاہ است
اگر باور نداری سنے گواہ است
وما علینا الا البلاغ۔ راقم:-
میر کریم الدین برق۔ از مجیٹھا۔ ضلع امرتسر

## اس کو ضرور پڑھیں

• اُردو ترجمہ قرآن کا اب لوگوں کے پاس روانہ ہو رہا ہے۔ ممکن ہے کہ کسی صاحب کے نام روانہ ہونے سے رہ گیا ہو اس لئے اطلاع دیجاتی ہے کہ جس کسی کو ۲ فروری ۱۹۱۶ء تک اس کا نسخہ نہ پہونچے وہ براہ مہربانی ہم کو بذریعہ پوسٹکارڈ مطلع فرمائیں۔ اگر انہوں نے پیشگی دام ادا کر دیئے ہونگے۔ تو ہم اُن کے نام فوراً روانہ کر دینگے۔ قرآن کے ترجمہ کی پوری قیمت ۱۲؍ – ۲؍ ڈاک محصول اور ایک آنہ منی آرڈر کا خرچ ہے۔ جن کسی کو منگوانا ہو فوراً درخواست ارسال کرے جنہوں نے رعایتی قیمت پر حاصل کرنیکو کچھ دام پیشگی دیئے تھے اُن سے اُنکی قیمت ۱۲؍ اور محصول ڈاک وغیرہ لیا گیا ہے اور جس قدر پیشگی ادا کیا تھا وہ اس قیمت میں وضع کر دیا گیا ہے۔

مسیحی مناد وں کے لئے بشرطیکہ اُن کی آمدنی ۱۰؍ روپیہ سے کم ہو آخر ماہ جون ۱۹۱۶ء تک رعایتی قیمت پر مل سکتا ہے۔ فقط۔ راقم:-
احمد شاہ ایس پی جی مشن ہمیر پور (ممالک متحدہ)

## رسید زر
۱۹۱۶ء

| | | |
|---|---|---|
| مسٹر جان مورڈو | | عہ |
| ،، برکت بشیر الدین | ،، | ۱/۸ |
| ،، مسیح دیال | ،، | ۱/۸ |
| ،، ایس اندریاس | ،، | ۱/۸ |
| کیٹی کسٹ (ر) | ،، | ۱/۸ |
| ڈاکٹر ایف وی ٹامس | ،، | ۱/۸ |
| مسٹر ایم ایل بینرجی | ،، | ۱/۸ |
| پادری سیموئیل جیوا | ،، | ۱/۸ |
| مسٹر جے۔ ایم۔ دین۔ | ،، | ۱/۸ |
| پادری جے۔ بی فرنک | ،، | ۱/۸ |
| ،، احمد شاہ | ،، | ۱/۸ |
| بابو جارج فرنکلن | ،، | ۱/۸ |
| مس کلارک۔ | ،، | ۱/۸ |
| بابو جگو انداس | ،، | ۱/۸ |
| پادری ڈبلیو ویڈ | ،، | ۱/۸ |
| مسٹر آر ڈی شا | ،، | ۱/۸ |
| پادری ایف جے نیوٹن | ،، | ۱/۸ |
| ہیڈ ماسٹر (م) | ،، | ۱/۸ |
| پادری ایف بی بکسی | ،، | ۱/۸ |

## ضرورت

چند دیانتدار تجربہ کار اور ہوشیار عیسائی بڑے ڈسپنسروں کی ضرورت ہے۔ تنخواہ مبلغ ۲۵ سے ۳۰ تک ہوگی۔ درخواستیں ۱ مارچ ۱۹۱۶ء تک آنی چاہئیں۔ کے سی ٹامس پروپرائٹر گوئٹہ ہوس۔ وائی ایم سی اے بلڈنگ۔ متصل کچہری کوئٹہ بلوچستان

## سہارنپور کنونشن

سہارنپور کنونشن کے انتظام کی کمیٹی خداوند کریم کی نہایت ہی شکرگزار ہے کہ اس نے پچھلی کنونشن کے جلسوں میں شرکائے کنونشن کو اپنے خادموں کی معرفت روحانی اور تازہ برکتوں سے بہتایت کیساتھ معمور کیا۔ انبالہ شہر میں جو کنونشن کے انتظام کی کمیٹی ۱۷ و ۱۸ نومبر کو فراہم ہوئی اُس نے بہت دعاؤں کے ساتھ یہ ٹھہرایا کہ ہماری آئیندہ کنونشن سہارنپور میں ایسٹر تہوار پر ۱۹ اپریل سے ۲۴ ۱۹۱۶ء یعنی بدھ کی شام سے پیر کی شام تک فراہم ہوگی۔ کمیٹی نے دیہاتی شہری اور نیز سکولوں اور دیگر محکموں اور مشن شرکا اور کارگزاروں کی فرصت اور آسانی کا لحاظ رکھ کے یہ وقت فیصل کیا۔ انگریزی دان صاحبان کے واسطے بھی انگریزی زبان میں جلسے ہونگے۔

مہمانوں کے ٹھہرنے کے واسطے اور نیز آرام کے لئے حتی المقدور کوشش کیجاویگی اور تفصیلاً کیفیت آئیندہ مختلف اخباروں میں کمیٹی شائع کرتی رہیگی۔ اگر کسی صاحب کو کمیٹی کے متعلق زیادہ واقفیت کی ضرورت ہو تو وہ کمیٹی کے ممبران کو تحریر فرماوے۔

کمیٹی عرض پرداز ہے کہ ناظرین برائے مہربانی کنونشن کے بادی اور روحانی اور جسمانی خادموں کو اپنی موثر دعاؤں میں یاد فرمائیں کہ یہوواہ اپنی خاص نصرت اور قدرت کو کنونشن میں نازل کرے تاکہ ہم سب باہم اکٹھے ہو کر ان تازگی بخش جلسوں میں شریک ہو کر ایک دوسرے کیواسطے برکتوں کے باعث ہوں اور کہ خداوند کی حمد و تعریف اور شکرگزاری کی کمیٹی:- مس ای مورس ہیڈ کر گزاری سہارنپور
مسٹر عمانوئیل سیمور۔ امروہہ ضلع مرادآباد

## ارزان جیب گھڑیاں ۱۲/۱ ع

گارنٹی ایک سال محصولڈاک وغیرہ معاف

اصلی راسکوپ عہ ایک ہفتہ کی چابی والی للعہ
ریٹا..... للعہ لورکلائی...... للعہ
سلینڈر کلائی کی للعہ ریلوے رگولیٹر عہ
سگنل ۸ جول والی للعہ سوبجر ۸ جول والی للعہ
سنڈر ۸ جول والی للعہ - اصلی ۸ جول والی للعہ
ہمارے یہاں سستی سے سستی گھڑیاں موجود ہیں۔
ڈیڑھ روپیہ سے سوا دو روپیہ تک۔ اس کے علاوہ ہمارے
یہاں آفس کلاک - ہارمونیم ہر قسم کی تصویریں دستی
دعکسی عمدہ سے عمدہ سنہری و روپہلی گھڑی کی زنجیریں
ہر قسم قیمتی چیزیں آفس مکان دوکان میں استعمال
کی بہت ہی سستی ہمارے یہاں سے مل سکتی ہیں ۔

المشتہر :- ایم - ایل الفرڈ اینڈ کو
اگری پاڑا چال نمبر ۲ بمبئی نمبر ۱

## باغدل

### دی گارڈن آف دی ہارٹ

ایڈیٹر محمد اسماعیل خاں صاحب

یہ ایک سہ ماہی نیا رسالہ انگریزی اور اردو فارسی میں موٹے چکنے کاغذ پر چھپتا ہے۔ اس میں خوبصورت تصویریں ہیں۔ چندہ سالانہ ۸ ہے اگر یا زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں تو فی کاپی ۶ چارج کیا جاتا ہے۔ یہ خاصکر ہندوستانی مستورات کے لئے مخصوص ہے۔ قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائیگی نمونہ ۲ کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے۔ درخواستیں بنام۔

ای۔ ایم ویری ڈی ڈی آنریری سکرٹری
سی ایل۔ لودیانہ پنجاب آنی چاہئیں۔

---

۹۲ کا فوری جنتری سنہ ۱۹۱۶ء کی دس شریف بکھے پڑے آدمیوں کے نام اور پتہ لکھنے پر بلا قیمت بھیجی جاتی ہے

## پلیگ سے کیوں ڈرتے ہو

ہوئے اور سب سے بڑی اس کے مرنے کا سبب ہے کہ آج تک کسی انسان نے
نوسی عارضہ کے پنجۂ ظلم سے ہلاک ہو چکے ہیں گاؤں کے گاؤں اجاڑ ہو گئے شہر کے
شہر تباہ ہو گئے اس وجہ سے اس کے نام ہی سے دہشت ہوتی ہے پلیگ میں مبتلا ہونے
بعد بچنا کوئی علاج نہیں ہے لیکن بطور حفظ ماتقدم ڈاکٹر ایس کے برمن کی پلیگ روک دالی
گولیاں استعمال کر کے دیکھیں ان گولیوں کے استعمال سے جسم کے خون میں کچھ ایسا اثر ہوتا ہے
جس سے پلیگ کے کیڑے نہ ٹھہر سکتے ہیں اور نہ ان کا زہر اثر کر سکتا ہے وقت پر ان
گولیوں کے استعمال سے ہزاروں انسان پلیگ سے محفوظ رہتے ہیں آپ بھی غفلت نہ
کریں ایک گولی روزانہ ٹھنڈے پانی کیساتھ نگلنا چاہیئے بچوں کو نصف یا چوتھائی
قیمت ۲۰ گولیوں کی ڈبیہ ۸ ۔ ۴ گولیوں کی ڈبیہ ۱۲ محصولڈاک ایک
سے چھ ڈبیہ تک ۵ ۔

المشتہر

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت
اسٹریٹ - کلکتہ

---

## کرسچین بوائز لوور مڈل نارمل ٹریننگ ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۵ء

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات بورڈنگ عیسائی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے
لئے عرصہ سے جاری ہیں دس سال سے بورڈ نے ابتدائی تعلیم اعلیٰ اور کم خرچ ہونے
کی غرض سے یہ تجویز کی ہے کہ یکم اپریل ۱۹۱۲ء سے حصہ لوور پرائمری کی
تین جماعتیں ایک امریکن لیڈی صاحب کی زیر نگرانی رکھی جاویں
شرح خرچ خوراک مڈل میں طالب علم ۳ ماہوار اگر ایک خاندان سے
۲ ہوں للعہ ۳ ہوں للعہ دھوبی اور کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا
کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں ہر قسم فرنیچر مثلاً کرسی میز
الماری وغیرہ نہایت عمدہ ارزاں قیمت پر تیار ہوتا ہے علاوہ ازیں
جن رکشا کرونگول بورڈ کیرم وغیرہ بھی تیار ہوتے ہیں قیمت جن رکشا
للعہ سے ۱۵ تک کرونگول للعہ سے ۱۰ تک مزید حالات
بذریعہ خط و کتابت پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں۔

---

## دستور العمل نورافشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک عہ
ہندوستان و پنجاب سے معہ محصولڈاک عہ
غیر ممالک سے معہ محصولڈاک ۳
قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائے گی۔

## شرح اجرت اشتہارات

| مقدار اشتہارات | سہ ماہی | ششماہی | سالتمام |
|---|---|---|---|
| کالم کا آٹھواں حصہ | ے | صہ | ـے |
| چوتھائی کالم | صہ | ـے | للعہ |
| نصف کالم | ـے | للعہ | ـعہ |
| پورا کالم | للعہ | ـعہ | للعہ |
| پورا صفحہ | للعہ | ـہ | ما |

ہر ایک دفعہ کیلئے فی سطر ۲ ایک ہی چیز کم کسی اشتہار کیلئے نہ دیا جائیگا۔

نوٹ :- نامہ نگار اپنی اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں۔

اطلاع ضروری۔ نامہ نگاروں کو چاہیے کہ نہایت خوشخط اور صرف ایک طرف کاغذ پر لکھا کریں (۲) نامنظور شدہ مضامین واپس نہیں بھیجے جا سکتے خط و کتابت کے لئے ٹکٹ بھیجنے چاہئیں ورنہ جواب نہیں دیا جا سکتا۔ (۳) جو نامہ نگار مہینہ میں کم از کم ایک مضمون نہ لکھے وہ نامہ نگار نہیں سمجھا جاویگا (۴) بعض نامہ نگار خلط ملط نظم و نثر بھیج دیتے ہیں جس سے بڑی دقت ہوتی ہے چاہیے کہ دونوں قسم کے مضامین علیحدہ علیحدہ کاغذوں پر ہوں مضمون لکھتے وقت صفحہ کے ختم ہونے پر اکثر صاحبان حاشیہ پر اوپر نیچے بہت سا مضمون لکھ دیتے ہیں جسکے پڑھنے سے بڑی دقت ہوتی ہے مضمون صفحہ وار ہونا ضروری ہے ایڈیٹر

## مخزن مسیحی

یہ رسالہ ماہ کی پہلی اور پندرہ تاریخ کو زبان انگریزی اور اردو میں اردو الہ آباد سے شائع ہوتا ہے اس میں کلیسیائی اور ملکی خبریں کرسچن اینڈیور کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شائع ہوتے ہیں چندہ سالانہ حسب تنخواہ خریداران ۸ سے لیکر عہ تک نمونہ ایڈیٹر مخزن مسیحی فتحپور ہسوا یوپی سے طلب کر سکتے ہیں۔

پادری ای ایم ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و منیجر نورافشاں کے لئے مشن سٹیم پریس لودیانہ میں باہتمام دائلی براؤن چھپا۔